43496 ـ كمر كے نچلے حصہ ميں شديد درد كا شادى ميں مانع ہونا

سوال

ميں اٹھائيس برس كا جوان ہوں الحمد للہ ميرى ملازمت اور آمدنى اچھى ہے، ليكن ايك برس سے مجھے كمر كے نچلے حصہ ميں شديد درد رہتى ہے، ميرے والدين ميرى شادى كرنا چاہتے ہيں، ميں حيران ہوں آيا شادى كروں يا نہ كروں ؟
برائے مہربانى يہ بتائيں كہ اس ميں صحيح عمل كيا ہو گا آيا ميں شادى كے معاملات پورے كر لوں ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

آپ كو چاہيے كہ اپنا كسى سپيشلسٹ ڈاكٹر سے چيك اپ كرائيں، اگر يہ ثابت ہو جائے كہ يہ درد اولاد پيدا كرنے ميں يا پھر ازدواجى تعلقات قائم كرنے پر اثرانداز ہوتى ہے، يا پھر اس درد كى موجودگى ميں آمدنى اور ملازمت قوى طريقہ سے نہيں ہو سكتى تو آپ كے ليے ضرورى ہوگا كہ جس سے شادى كر رہے ہيں اس كو اپنى حالت واضح كريں.

اگر تو وہ اسے قبول كر ليتى ہے تو آپ كے ليے اس سے نكاح كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اور جب آپ اس كو يہ بيان نہيں كرينگے تو آپ نے اسے دھوكہ ديا ہے، اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس نے بھى دھوكہ ديا اور فراڈ كيا وہ ہم ميں سے نہيں ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (102).

ہم نے جو بيان كيا ہے وہ اس راجح قول پر مبنى ہے كہ جس عيب سے بھى نكاح كا مقصد متاثر ہوتا ہو اس كو واضح كرنا واجب ہے، اور اس كو چھپانے كے بعد معلوم ہو جانے كى صورت ميں فسخ نكاح كا اختيار حاصل ہو جاتا ہے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور يہ قياس كہ: ہر وہ عيب جس سے خاوند يا بيوى متنفر ہوتا ہو اور اس سے نكاح كے مقاصد محبت و مودت جيسا مقصد حاصل نہ ہوتا ہو اس سے اختيار واجب ہو جاتا ہے "

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 166).

اور ایك مقام پر لکھتے ہیں:

" جو کوئی بھی صحابہ کرام اور سلف کے فتاوی جات پر غور کریگا اسے یہ معلوم ہوگا کہ انہوں نے کسی عیب کو چھوڑ کر کسی عیب کو مخصوص نہیں کیا "

اور ان کا کہنا ہے:

" جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کرنے والے شخص پر اپنے سامان کے عیب کو چھپانا حرام کیا ہے، اور علم ہونے کے بعد خریدار سے عیب چھپانا حرام کیا ہے تو پھر نکاح میں عیب کے متعلق کیا خیال.

اور پھر جب فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا نے معاویہ یا ابو جہم سے شادی کے بارہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو آپ نے اسے فرمایا تھا:

" رہا معاویہ تو وہ فقیر اور تنگ دست ہے اس کے پاس مال نہیں، اور ابو جہم تو اپنے کندھے سے لاٹھی ہی نہیں رکھتا "

تو اس سے معلوم ہوا کہ نکاح میں عیب اولی اور اوجب ہے، تو پھر اسے کس طرح چھپایا جا سکتا ہے اور اس میں کیسے تدلیس کی جا سکتی ہے، اور پھر اس سے شدت نفرت ہونے کے باوجود اسے کیسے گردن کا طوق بنایا جا سکتا ہے " انتہی

دیکھیں: زاد المعاد (5 / 168).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح یہی ہے کہ ہر وہ عیب جس سے نکاح کا مقصد فوت ہوتا ہو وہ عیب شمار ہوتا ہے، اور بلاشك و شبہ نکاح کے مقاصد میں فائدہ و خدمت اور اولاد پیدا کرنا اہم چیز شمار ہوتی ہے، اور یہ اہم ترین مقاصد ہیں، اس لیے جب ان مقاصد کے لیے کوئی مانع ہو تو وہ عیب شمار ہو گا.

اس بنا پر اگر بیوی خاوند کو بانجھ پائے، یا پھر خاوند اپنی بیوی کو بانجھ پائے تو یہ عیب شمار ہو گا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (5 / 274) طبع مرکز فجر.

واللہ اعلم .